غایۃ المامول

فی

علم الرسول

ازقلم

حضرت علامہ شیخ الحدیث والتفسیر مولانا ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی

باہتمام صاحبزادہ عطاالرسول اویسی

ملنے کا پتہ

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور (پاکستان)

نام کتاب : غایۃ المامول فی علم الرسول

مصنف : مولانا علامہ ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی

ناشر : مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

سائز : ۱۸ × ۲۳ / ۸

باہتمام : صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی

ضخامت : صفحات

کتابت : منیر احمد خانپوری در فیق ملتانی

طباعت : آفسٹ

بار : اول

قیمت :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن لا یغرب عنہ شیئ فی السمٰوٰت والارضین وما ھو علی الغیب بضنین ، عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من الانبیاء والمرسلین ، والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ سید المرسلین ، الذی قال ان اللہ دفع لی الدنیا وانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم الدین کانما انظر الی کفی ھٰذہ جلیا وعلی الہ الطاھرین واصحابہ الطیبین ؛

اما بعد :- بندہ بے چارہ روزگار ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہ ربہ بندگان خدا سے گذارش کرتا ہے کہ جس دور سے ہم گذر رہے ہیں یہ بعینیہ وہی زمانہ ہے جس کے متعلق چودہ سو سال پہلے ہمارے پیارے نبی ؐ غیب کی خبریں دینے والے ، صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ میری امت کے تہتر فرقے پیدا ہونگے وہ سب کے سب دوزخ میں جائیں گے مگر صرف ایک فرقہ ہے جو بہشت کا مستحق ہوگا ۔ اس کا نام اہل السنۃ والجماعۃ ہے ، اس سچے فرمان پر صرف ہمارے پاکستان میں متعدد گروہ حشرات الارض کی طرح پھیلے ہوئے ہیں مثلاً دہریہ ، نیچریہ ، پرویزیہ ، چکڑالویہ ، خاکساریہ ، بہائیہ ، مرزائیہ ، شیعہ ، وہابیہ ، مودودیہ ، غلام خانیہ ، دیوبندیہ نامعلوم دیگر ممالک میں کتنی شاخیں موجود ہوں گی۔

سب سے زیادہ شریر دیوبندی فرقہ ہے اس لئے کہ یہ ٹولہ خلق خدا کو گمراہ کرنے میں ہر طرح کا حربہ استعمال کرتا ہے ان کا مقصد یہ ہے کہ دین جائے تو جائے لیکن جماعتی پروگرام پروان ضرور چڑھے بنا بریں ان کی تردید میں فقیر نے زیادہ زور لگایا ہے

(۶) مفسرین نے بھی اس کے متعلق جواب لکھے۔

(۱) جمیع معلومات کا جاننا

(۲) چیزوں کے پیدا کرنے کی قدرت۔

(۳) ابتداً ان کے متعلق معلومات رکھنا

(۴) ذاتی اور بالاستقلال کی نفی (کبیر، خازن، روح البیان، عرائس البیان)

(۷) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کائنات کے ہر قسم کی کنجیاں دی گئی ہیں جیسا کہ مسئلہ اختیار میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

سوال۔ یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک علام الغیوب

جس دن اللہ تعالے رسل علیہم السلام کو جمع فرما کر کہیگا کہ کفار سے تم کو کیا جواب ملا کہیں گے ہمیں کوئی علم نہیں بے شک تو ہی غیب کو خوب جاننے والا ہے۔

انبیاء علیہم السلام سب مل جل کر کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کوئی علم نہیں اب تمہارا دعویٰ علوم کلیہ کا خود بخود باطل۔

جواب (۱) اثبات کو نفی بنانا جہالت کا ثبوت دینا ہے قیامت کی بات کو اب فرمایا جارہا ہے کہ ایسے ایسے بات ہوگی جو ذات کل کی بات آج بتا دے اُسے بھی لا علم کہنا عجیب منطق ہے۔

(۲) اللہ تعالے جمیع علوم کو جاننے کے باوجود پھر بھی پوچھتا ہے کہ "ماذا اجبتم" اللہ تعالے علیم ہو کر سوال کر رہا ہے تو اُس کے علم پر اعتراض نہیں ہوتا اسی طرح انبیاء علیہم السلام عالم ہو کر بنا بر مصلحت جواب میں لا علم لنا کہہ دیئے تو بھی اعتراض نہ ہونا چاہیئے۔

(۳) کیا انبیاء علیہم السلام کو معلوم نہیں تھا کہ قوم نوح نے کیا جواب دیا اور عاد و ثمود اور قوم لوط کے کیا کیا جواب تھے۔ نمرود و فرعون و ہامان اور ابوجہل وغیرہم نے کیا کیا لیکن بات لا علم لنا کہہ رہے ہیں اس میں یا تو ان کا جھوٹ ثابت ہوتا ہے اور جھوٹ سے وہ معصوم یا اس میں کوئی مصلحت ہے جس طرح اللہ تعالے کے سوال میں مصلحت ہے اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے جواب میں بھی مصلحت ہے۔

(۴) علم کے ہوتے نفی کر دینا الٹا اس میں ہماری تائید ہے جیسا کہ اصول میں ہم لکھ چکے۔

(۵) عبودیت کا اظہار کہ جب بڑا عالم چھوٹے سے پوچھے کہ وضو میں اگر دن کا مسح رہ جائے تو کیا وضو ہو جائے گا تو چھوٹا آدمی علم کے باوجود اپنی انکساری کے تحت بڑے عالم کو کہے گا حضور آپ زیادہ جانتے ہیں اسی طرح یہاں ہے۔

مفسرین کرام نے بھی جواب دیئے۔

(۱) ہمارا علم اللہ تعالے کے علم کے سامنے نہ ہونے کے برابر ہے فلہذا سوال سنکر لا علم لنا کہہ دیا۔

(۲) ادب کی بنا پر لا علم لنا کہا۔

(۳) قیامت میں عدل و انصاف کی بات ہوگی اگر انبیاء علیہم السلام ہر امت پر شہادت دے دیتے تو ان پر سزا لازم ہو جاتی انبیاء علیہم السلام امت کا معاملہ کریم کی کریمی کے سپرد کر کے لا علم لنا کہہ دیا۔

باقی جوابات "غیب فی القرآن" میں دیکھئے۔

سوال۔ وما ادری ما یفعل بی ولا بکم ÷ مجھے کیا پتہ کہ میرے اور تمہارے لیے کیا ہوگا جب وہ اپنے خاتمہ سے بھی بے خبر ہیں اور دوسروں سے بھی بیزاری کا اظہار

فرماتے ہیں پھر علم کلی ثابت کرنا کہاں کا انصاف ہے۔

جواب (۱) وہی بات جو پہلے ہو رہی تھی دوبارہ آگئی وہ یہ کہ دعویٰ کے مطابق دلیل پوری نہیں دعویٰ تو علم کی نفی کا ہے اور دعویٰ میں درایت کا لغوی تحقیق مع نظائر وامثال "غیب فی القرآن" میں ہے۔ یہاں پر اتنا یاد رہے کہ درایت بعض اپنے قیاس اور اٹکل وپچو سے کسی کے بتائے بغیر کسی شئے کو جاننے کی کوشش کرنا اور ہم اپنے عقائد میں کہہ چکے کہ نبی علیہ السلام کا علم ایک برابر بھی بغیر بتائے اللہ تعالیٰ کے ماننا کفر ہے چنانچہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود وضاحت فرمادی جسے مخالف نے آگے کے الفاظ چھوڑ دیئے۔ ان اتبع الا ما یوحیٰ الیّ (میں اسکی تابعداری کرتا ہوں جسکی مجھ پر وحی کی جاتی ہے)۔

(۲) یہ آیت منسوخ ہے ناسخ انا فتحنا لک فتحا مبینا الخ ہے۔

(۱) کما قال ملا عبد الرحمٰن فی رسالۃ الناسخ والمنسوخ۔ (۲) خازن

(۳) حاشیہ جلالین (۴) کبیر (۵) در منثور

(۶) ابو السعود وغیرہ

(۳) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن تمام امتیوں کے جنتی و دوزخی ہونے کی خبر دی۔ جس کے لیے باب ثالث میں چند احادیث نقل کی جائیں گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

سوال خبر میں نسخ نہیں ہوتا۔

جواب خبر میں نسخ جائز ہے جیسا کہ قرآن میں بھی اس کے نظائر موجود ہیں مثلاً قال اللہ تعالیٰ: ان تبدوا ما فی انفسکم الخ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا سے منسوخ۔

اس کے متعلق مزید تحقیق فقیر کی کتاب "الناسخ والمنسوخ" میں دیکھیے۔

سوال لا تعلمہم نحن نعلمہم ۔ تو انہیں نہیں جانتا میں ہی انہیں جانتا ہوں منافقین جو کہ ہر وقت ساتھ رہتے تھے ان کے متعلق بھی معلومات نہیں تھے چہ جائیکہ علم کلی۔

جواب (۱) یہی خیال تو منافقین کا تھا کہ ہم باوجودیکہ ساتھ رہتے ہیں لیکن ہمارا انہیں کوئی علم نہیں لیکن بوجہ مصلحت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان کی باتیں سنکر غیبی باتیں تو بتا دیتے لیکن ان کو علیحدہ رہنے کا حکم نہ دیتے جب تک ان کو علیحدہ رہنے کا حکم نازل نہ ہوا۔

(۲) لتعرفنہم فی لحن القول (سورہ محمد رکوع ۳) آپ ان کی بات سنتے انکو جان لیتے ہیں۔ جمل حاشیہ جلالین میں ہے۔

فکان بعد ذالک لا یتکلم منافق عند النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم الا عرفہ ویستدل علی فساد باطنہ ونفاقہ

"اس آیت کے بعد کوئی منافق حضور علیہ وسلم کے ہاں کلام نہ کرتا مگر آپ اس کو پہچان لیتے اور اس کے اندرونی فساد اور اس کی منافقت پر دلیل پکڑتے"۔

جب ان کو علیحدہ کرنے کا حکم ہوا تو مجلس میں بیٹھے ہوئے ہر ایک مرد اور عورت کا نام لے لے کر اٹھا دیا جیسا کہ عینی شرح بخاری ج ۴ ص ۲۲۱ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

خطب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فقال اخرج یا فلان فانک منافق فاخرج منہا ناسا

حضور علیہ وسلم نے جمعہ کا خطبہ دیا اس میں فرمایا اے فلاں نکل جا اس لیے کہ تو منافق ہے اس میں بہت سے آدمیوں کو آپ